سوال

(64) مسجد کے اخراجات کےلیے اس کی جگہ میں دکانیں تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد پختہ اب سڑک شہر میں واقع ہے۔ بالکل غیر آباد اور بوسیدہ حالت میں ہوگئی ہے۔ اس کے چراغ بتی اور نیز مرمت وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اس کے بقا اور استحکام کا خیال کرتے ہوئے اگر لب سڑک دکان تعمیر کردی جائیں اور اوپر مسجد کا حصہ کردیا جائے تاکہ دکان کی آمدنی سے مسجد کے اخراجات مرمت، صفائی، چراغ بتی اور پانی وغیرہ کےلیے ایک مستقل صورت پیدا ہوجائے۔ اس کی چھت وغیرہ بالکل مسمار ہوگئی ہے باہر کی دیوار کھڑی ہے۔ اندر تمام گھاس جم گئی ہے بالکل خراب وخستہ حالت میں ہے۔ اگر شرعاً اجازت ہو تو نیچے کا حصہ دکان میں شامل کردیا جائے اور اوپر کا حصہ مسجد میں کردیا جائے یعنی اوپر مسجد اور اس کے نیچے دکان تعمیر کرادی جائے تو ایسی صورت میں شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں مسجد مذکور کی زمین پر یا اس کے کسی حصے پر دکان تعمیر کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ جب کوئی زمین ایک بار مسجد قرار پاچکی تو اب وہ ہمیشہ کےلیے مسجد ہوگئی اس کا مسجد ہونا کبھی باطل نہیں ہوسکتا اور اس جگہ کا ادب واحترام ہمیشہ کےلیے واجب ہے۔ نہ اُس میں جنب اور حائض ونفساء کا داخل ہونا جائز ہے اور نہ اس زمین پر یا اس کے کسی حصے پر دُکان تعمیر کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ دکان اس غرض سے تعمیر کرائی جائے کہ اس کی آمدنی سے اس دکان کے اوپر مسجد بنائی جائے اور اس مسجد کے اخراجات مرمت، صفائی، چراغ بتی اور پانی وغیرہ کےلیے مستقل صورت پیدا ہوجائے، فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی یہی اصح ہے اور یہی مفتی بہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"واذا خرب المسجد واستغنی اہلہ وصار بحیث لا یصلی فیہ عاد ملکا لواقفہ او لورثتہ حتی جاز لہم ان یبیعوہ او یبنوہ دارا وقیل ہو مسجد ابدا وہو الاصح کذا فی خزانۃ المفتین"[1]

جب مسجد ویران ہوجائے اور وہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی اور وہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی تو وہ اس کو وقف کرنے والے یا اس کے ورثا کی دوبارہ ملکیت بن جائے گی حتیٰ کہ ان کےلیے اسے بیچنا یا اسے گھر بنانا جائز ہوگا، لیکن ایک قول کے مطابق وہ ہمیشہ کےلیے مسجد ہی رہے گی اور یہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ "خزانۃ المفتین" میں ہے۔

در مختار میں ہے:۔

"ولو خرب ما حولہ واستغنی عنہ یبقی مسجدا عند الإمام والثاني أبدا إلی قیام الساعة وبه یفتی حاوي القدسی"[2]

اگراس (مسجد) کے ارد گرد ویران ہوجائے اوراس سے مستغنی ہوجائیں تو وہ امام اوردوم کے نزدیک ہمیشہ قیامت تک مسجد ہی رہے گی اوراسی پر فتویٰ ہے۔

ردالمختار(513/3)میں ہے:۔

"قوله: (ولوخرب ماحوله) أي ولومع بقائه عامرا وكذالوخرب وليس له مايعمر به وقداستغنى الناس عنه لبناء مسجد آخر (قوله: عندالإمام والثاني) فلايعودميراثا ولايجوزنقله ونقل ماله إلى مسجد آخر، سواء كانوايصلون فيه أولاوهوالفتوى حاوي القدسي، وأكثرالمشائخ عليه مجتبى وهوالأوجه فتح اهاجر"

اس کے قول اگر اس کے ارد گرد کا علاقہ ویران ہوجائے کا مطلب ہے کہ اگرچہ وہ (مسجد) اس ویرانی کے باوجود آباد رہے۔ اسی طرح اگر وہ ویران ہوجائے اور مسجد کو آباد کرنے کی کوئی صورت بھی نہ ہواور کسی دوسری مسجد کے بننے کی وجہ سے لوگ اس سے بے پرواہ ہوجائیں اس کا قول "امام اوردوم کے نزدیک"چنانچہ وہ دوبارہ میراث بنے گی نہ اس کو نقل کرنا ہی جائزہے اورنہ اس کے مال کوکسی دوسری مسجد کی طرف منتقل کرنا درست ہے، خواہ وہ اس میں نماز پڑھیں یا نہیں اوریہی فتویٰ ہے اسی پر اکثر مشائخ ہیں۔ اوریہی زیادہ قوی ہے۔ املاہ: محمد عبدالرحمان عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1]۔ فتاویٰ عالمگیری(458/2)

[2]۔ الدرالمختار(358/3)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:129

محدث فتویٰ